ٹیلیفون نمبر ۳

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۸

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

روزنامہ

الفضل

قادیان

یوم جمعہ

جلد ۳۴	۲۸ ماہ احسان ۱۳۲۵ ہش	۲۷ رجب ۱۳۶۵ھ	۲۸ جون ۱۹۴۶ء	نمبر ۱۵۰

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۷ ماہ احسان۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج ۷ بجے شب کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی عام طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ البتہ آنکھ میں کچھ تکلیف ہو گئی ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ آج بھی حضور بعد نماز مغرب تا عشاء خدام میں رونق افروز ہو کر حقائق و معارف بیان فرماتے رہے

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو تاحال ضعف کی شکایت ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب کی صحت بتدریج بہتر ہو رہی ہے۔ مفلوج ٹانگ اب کسی کے سہارے کھڑا ہونے اور قدرے چلنے میں بھی مدد دینے لگ گئی ہے۔ بازو کی حالت میں البتہ کوئی نمایاں فرق نہیں پڑا۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

سیرالیون کے احمدی مجاہدین کی اہم کانفرنس

نہائت اہم امور کے متعلق فیصلے اور اہم تجاویز

(از ایڈیٹر)

خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کو جس قدر قبولیت سیرالیون (مغربی افریقہ) میں حاصل ہو رہی ہے۔ اور باوجود کئی قسم کی مشکلات کے ہو رہی ہے۔ وہ نہائت ہی حیرت انگیز اور ایمان افزا ہے۔ اس علاقہ میں احمدیہ مشن قائم ہوئے چند ہی سال کا عرصہ گزرا ہے۔ لیکن اس عرصہ میں بفضل خدا سینکڑوں افراد احمدیت میں داخل ہو چکے ہیں۔ اور ہوتے جا رہے ہیں اس وقت تبلیغ کا کام بہت وسیع ہو چکا ہے اور کئی ایک مبلغین کی ضرورت شدت کے ساتھ محسوس کی جا رہی ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے دو مزید مبلغ بھیجے ہیں۔ ان کے سمیت اس وقت پانچ مبلغ اس علاقہ میں اعلائے کلمۃ اللہ کا فرض نہائت جانفشانی اور سرگرمی کے ساتھ ادا کر رہے ہیں۔

غرض اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیرالیون میں احمدیت سرعت کے ساتھ ترقی کر رہی ہے۔ اور اس کا مستقبل بفضل خدا نہائت روشن ہے۔ ان حالات کے تقاضے سے ہمارے مجاہد پہلے سے بھی زیادہ جانفشانی سے کام کرنے اور رفتار ترقی کو تیز تر کرنے کی تجاویز سوچنا اور ان کو عمل میں لانا ضروری سمجھ کر اس طرف متوجہ ہو رہے ہیں۔ اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کر رہے ہیں کہ ایک ملک کے مبلغین سال میں ایک دو دفعہ ضرور جمع ہو کر مجلس شوریٰ منعقد کیا کریں۔ جس میں پیش آمدہ حالات اور مشکلات کا حل نئی تبلیغی جدوجہد کا پروگرام وغیرہ تجویز کیا کریں۔ یوں بھی مبلغین ایک دوسرے سے جلد ملنے کی کوشش کیا کریں۔

حضور کے اس نہائت اہم ارشاد کے ماتحت ۳ مئی ۱۹۴۶ء کو سیرالیون احمدیہ مشن کے مرکز "بو" میں سب مبلغین کی ایک اہم کانفرنس منعقد ہوئی۔ صدارت کے فرائض سیرالیون مشن کے انچارج و امیر مکرم محترم مولوی محمد صدیق صاحب فاضل امرتسری نے ادا کئے۔ اور کانفرنس میں غور و خوض کے بعد نہائت اہم فیصلے کئے گئے۔ جو انشاء اللہ مشن کی ترقی میں ممد و معاون ہونگے۔ سیرالیون میں احمدیت کی تاریخ میں یہ پہلا موقعہ تھا کہ ہمارے پانچ سرفروش مجاہدین نے ایک جگہ جمع ہو کر احمدیت کی ترقی اور احمدیوں کی تعلیمی و تربیتی ترقی کے ذرائع کے متعلق غور و فکر کیا۔ مشن کی آمد بڑھانے اور اخراجات کے متعلق ایک معین پالیسی طے کرنے کی کوشش کی۔ اس کے علاوہ پیش آمدہ مشکلات کے حل مرکزی احکام کی پوری پوری تعمیل اور تجارتی سکیموں کے جاری کرنے کے متعلق تجاویز پاس کی گئیں۔ اخراجات کو محدود کرنے کے لئے مکرم رئیس التبلیغ الحاج مولوی نذیر احمد علی صاحب کے اس سرکلر پر عمل کرنا ضروری قرار دیا گیا۔ کہ کوئی مبلغ اپنے ذاتی الاؤنس کے علاوہ صدر کی منظوری کے بغیر کوئی خرچ نہ کرے۔ نیز آمد بڑھانے کے متعلق فیصلہ کیا گیا کہ تمام مراکز کے مبلغین چھوٹے پیمانہ پر کتب کی تجارت کا کام شروع کر دیں۔ نیز مبلغین کو عام اور مؤثر دوائیاں مہیا کی جائیں۔ تاکہ وہ خدمت خلق بھی کر سکیں اور مشن کی آمد میں بھی اضافہ ہو سکے۔

چونکہ سیرالیون میں اس وقت چھ عیسائی مشن کام کر رہے ہیں۔ اور انہوں نے کئی سکول جاری کر رکھے ہیں۔ ان کے مقابلہ میں مسلمانوں کا کوئی سکول نہیں تھا۔ اس لئے ضروری تھا۔ کہ ایک اعلیٰ درجہ کا سکول جاری کیا جائے چنانچہ "بو" میں ایک نہائت شاندار احمدیہ سکول کی عمارت تعمیر کی گئی ہے۔ مگر اس وجہ سے مشن مقروض ہو گیا ہے۔ مبلغین کی کانفرنس نے اس کے متعلق مرکز پر کسی قسم کا بوجھ ڈالنا مناسب نہیں سمجھا۔ بلکہ یہ تجویز پاس کی ہے کہ مخلص احمدی احباب کی توجہ اس طرف مبذول کرائی جائے۔

تبلیغ کو وسیع کرنے کے متعلق قرار پایا کہ مبلغین کو نہائت اہم مقامات پر متعین کیا جائے۔ اور ہر چھ ماہ کے بعد ان کی تبدیلی کی جائے۔ مجلس کے فیصلہ کے مطابق مکرم چوہدری محمد احسان الٰہی صاحب کے سپرد جماعتوں کے دورہ کا کام کیا گیا۔ مکرم مولوی محمد اسحاق صاحب صوفی کے سپرد فری ٹاؤن اور روکوپر کا علاقہ کیا گیا۔ مکرم چوہدری عبد الحق صاحب کے حلقہ میں "بو" سے "بیلا ہون" اور "بوئے دو" کا علاقہ مقرر کیا گیا۔ اور مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب رائے ونڈ کے سپرد مگبورکا، متوسو کا، مشننز اور مکینی ڈسٹرکٹ اور ٹونکولیلی ڈسٹرکٹ کئے گئے۔

غرض پہلا اجلاس ۹ بجے شام سے دو بجے رات تک ہوتا رہا۔ اور سب مجاہدین نے پوری سرگرمی سے حصہ لیا۔ دوسرا اجلاس ۵ مئی کو منعقد ہوا۔ جس میں انتظامی امور کے متعلق قواعد تجویز کئے گئے۔

اس روئداد سے ظاہر ہے کہ ہمارے سرفروش مجاہدین خدا تعالیٰ ان کی عمر اور صحت میں برکت دے۔ اور انہیں نہائت شاندار خدمات اسلام بجا لانے کی توفیق بخشے۔ اپنے فرائض اور معروفیتوں میں خود اضافہ کرتے جا رہے ہیں۔ اور خدمت دین کے لئے زیادہ سے زیادہ بوجھ برداشت کر رہے ہیں

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

ایڈیٹر۔ غلام نبی

مکرم محترم مولوی نذیر احمد علی صاحب رئیس التبلیغ کے ہاں ولادت

سیرالیون سے تار موصول ہؤا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے مکرم الحاج مولوی نذیر احمد علی صاحب رئیس التبلیغ کو ۶ ۴۶ / ۶ / ۱۶ کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے بشارت احمد نام رکھا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ عزیز نومولود خادم دین اسلام ہو۔

ایک ضروری تصحیح اور معذرت

۲۶ جون کے "الفضل" میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی مجلس کی ایک تقریر درج کرتے ہوئے لکھا گیا تھا کہ

"بڑھتے ہوئے تبلیغی اخراجات کا ذکر فرمانے کے بعد حضور نے ان کو پورا کرنے کے متعلق فرمایا۔ یہ اخراجات اسی صورت میں برداشت کئے جا سکتے ہیں۔ کہ ایک طرف تو مبلغ اپنے اخراجات خود پیدا کریں۔ اور اپنا گذارہ چلائیں۔ جیسا کہ چین کے مبلغ کر رہے ہیں"

لیکن افسوس کہ آخری فقرہ غلطی سے لکھا گیا۔ نہ حضور نے یہ فرمایا۔ اور نہ چین میں کوئی مبلغ ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔ (ایڈیٹر)

الفضل کے لئے ایڈیٹر کی ضرورت

ادارہ الفضل کے لئے ایک ایسے محنتی مخلص گریجوایٹ کی ضرورت ہے۔ جسے جرنلزم کی تعلیم دلوا کر بطور ایڈیٹر الفضل لگایا جا سکے۔ زمانہ ٹریننگ میں اخراجات نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے دیئے جاویں گے۔ اور بعد ٹریننگ معقول تنخواہ دی جاویگی۔ اخباری دنیا سے دلچسپی رکھنے والے احباب اپنی درخواستیں مع نقول اسناد تعلیمی قابلیت و تجربہ یا دلچسپی مندرجہ ذیل پتہ پر بھجوائیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

جماعت احمدیہ شاہ مسکین کا سالانہ جلسہ

امسال مورخہ ۶، ۷ جولائی بروز ہفتہ و اتوار منعقد ہوگا۔ مرکز سے علمائے کرام تشریف لائیں گے۔ احباب جماعت ضلع شیخوپورہ۔ لائل پور اور لاہور سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں تشریف لا کر عند اللہ ماجور ہوں۔ قیام و طعام کا انتظام بذمہ انجمن احمدیہ شاہ مسکین ہوگا۔ خاکسار رسید ولایت شاہ امیر جماعت احمدیہ شاہ مسکین

ایک حقیقت افروز خواب

(از مکرم شیخ سمیع اللہ صاحب قیصر نومسلم)

دکھاؤں تجھے خواب کا اک جہاں
بہشتِ حقیقت کا رنگیں سماں

ہر اک خطۂ ارض جنت نظیر
مثیلِ ارم دلکش و دلپذیر

رواں ہے یہاں آبگینے کا فرش
بچھایا ہے گنگا نے پانی کا عرش

جمالِ صنم کا ہے رنگیں ظہور
دشا گھاٹ و بشناتھ مندر کا نور

ہیں یوگی سمادھی لگائے ہوئے
جیو تشک دھونی رمائے ہوئے

زبورِ عجم کا ہے کیفِ نوا
زباں پر ہے بھارت کی رنگیں صدا

بنی نوعِ انساں نجیب و اصیل
محبت کی دیوی شکیل و جمیل

میں اس خطۂ پاک کاشی میں ہوں
بنارس کی پُر نور وادی میں ہوں

ہے آگے مرے اک کشادہ گلی
شفق کی تجلّی میں ڈوبی ہوئی

کنارے کنارے ہیں ایسے مکاں
عیاں جن سے ہے حسن ہندوستاں

چلا سوئے مغرب میں اس راہ سے
دھرارا کی رنگیں گزرگاہ سے

خیالات ہستی میں کھویا ہؤا
غمِ دین و دنیا میں الجھا ہؤا

وہاں میں نے دیکھا یہ رنگیں سماں
کہ ہر سمت خنداں ہیں پیر و جواں

چھتوں پر ہے موجود جمِّ غفیر
تبسم کناں ہیں صغیر و کبیر

سبھوں کو ہے شوقِ نمودِ بہار
ظہورِ شبِ ماہ کا انتظار

خوشی دل میں اور لب پر کچھ گفتگو
ہے یوں ان کو اک چاند کی جستجو

مگر وہ کسی پر چمکتا نہیں ۲
کوئی چاند کو دیکھ سکتا نہیں

سبھی گرچہ ہیں شاد و خنداں کھڑے
مگر ہیں تہی دست و داماں کھڑے

نہاں چشمِ ظاہر سے وہ نور ہے
ہلال انکی آنکھوں سے مستور ہے

اسی کشمکش میں جو میں نے وہاں
اٹھائیں نگاہیں سوئے آسماں

تو دیکھا عجب منظرِ دلکشا
لطافت میں ڈوبی سنہری فضا

افق پر رواں ابرِ سرخ و کبود
تھا رنگیں جس سے جہاں کا وجود

وہ فردوسِ کبریٰ کا نعم البدل
وہ ہر سو درخشندہ حسنِ ازل

ابھی میں خوشی میں تھا ڈوبا ہؤا
بہشتی نظاروں میں کھویا ہؤا

کہ ناگاہ چمکا وہ نورِ ہلال
لبھاتا تھا قیصر کو جس کا جمال

جو ذوقِ تجسّس کا مقصود تھا
وہ ان ماہ پاروں میں موجود تھا

ہؤا پھر فلک پر وہ منظر عیاں
نہیں جس کی انساں میں تاب بیاں

وہ امواجِ بحرِ شعاعِ حسیں
وہ آفاقِ عربی کی روشن جبیں

حقیقت نما غازہ ہائے شفق
بصیرت فزا جلوہ پائے شفق

فضا میں ہوئے پاک چشمے رواں
بڑھیں ابر کی خوشنما کشتیاں

گہر کی چمک ہر صدف سے اٹھی
شعاعِ حسیں ہر طرف سے اٹھی

ہؤا ہر سو روشن جمالِ نگار
تجلی فگن حسنِ پروردگار

ہوئیں ہر طرف سرخ لہریں عیاں
بڑھی چاند کی سمت موجِ رواں

سبھی اس سے آ آ کے ملتی گئیں
مہِ نو کی وادی میں گرتی گئیں

ملی چاند کو رونقِ دو جہاں ۳
جمالِ شفق کا متاعِ گراں

وہ ہر نورِ صافی کا حامل بنا
ہلال اس طرح ماہِ کامل بنا ۴

اسی سے ہے اب بزمِ امکاں کا حسن
تجلیٔ جنت بداماں کا حسن

میں اس حسنِ قدرت پہ مبذول ہوں
ابھی ان مناظر میں مشغول ہوں

ہوئی ہے نہ دل کو قناعت ابھی
نظر نے نہ پائی ہے فرصت ابھی

کہ ناگاہ رحمت برسنے لگی ۲
شفق نورِ حق سے چمکنے لگی

ہؤا چند الفاظ کا اب ظہور ۲
ملا دل کو میرے پیامِ سرور

فلک پر یہ آیت نمایاں ہوئی
ستاروں کی مانند رخشاں ہوئی

کہ یہ چاند ہے منبعِ نورِ حق ۲
جو اس سے ہے دور اس سے ہے دور حق

کریگا یہی چاند ظلمت کو دور
زمانہ کے جہل و ضلالت کو دور

ہے یہ نور نورِ خلیل و ذبیح
ہؤا پھر نزولِ کرشن و مسیح

ہر احسانِ حق اس سے منسوب تھا
تتمہ پہ الفضل مکتوب تھا

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی مجلس علم و عرفان

۲۶ ماہ احسان ۱۳۲۵ ہش مطابق ۲۶ جون ۱۹۴۶ء

ایشیائی اقوام کے متعلق یورپین حکومتوں کا غیر منصفانہ طریق عمل

ہندوستان کی آزادی کے متعلق برطانیہ۔ کانگرس اور مسلم لیگ کا رویہ

آج کی مجلس میں حضور نے حالاتِ حاضرہ کے متعلق ایک مختصر مگر نہایت جامع تقریر فرمائی۔ ذیل میں فوری طور پر اس کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے ؎ ایڈیٹر

فرمایا:۔ اس وقت دنیا میں شورش کے جو سامان پیدا ہو رہے ہیں۔ وہ روز بروز اسے تباہی کے گڑھے کی طرف لے جا رہے ہیں۔ پہلی جنگ ابھی ختم ہی ہوئی ہے کہ ایک نئی جنگ کے آثار ظاہر ہو رہے ہیں۔ حکومتوں کے درمیان باہمی اختلاف اس قدر بڑھ گیا ہے۔ کہ وہ کسی رنگ میں بھی سلجھتا نظر نہیں آتا۔ اور سلجھ سکتا بھی نہیں۔ کیونکہ جھگڑے تو تب مٹا کرتے ہیں۔ جب ان کا فیصلہ اخلاقی اصول کی بناء پر کیا جائے۔ لیکن آجکل جھگڑوں کا فیصلہ اس بات پر ہوتا ہے کہ کتنی فوج اور کتنی طاقت سے ایک قوم دوسری قوم کو ڈرا دھمکا سکتی ہے۔ بظاہر بڑے خوبصورت اور میٹھے الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں۔ آدمیت انصاف اور اخلاق کا واسطہ دیا جاتا ہے۔ لیکن عمل سے صاف پتہ لگ جاتا ہے۔ کہ یہ صرف ظاہرداری تھی ورنہ دل میں صفائی نہ تھی۔ پرانے زمانہ کے بادشاہوں میں اور آجکل کی یورپین اقوام میں یہی فرق ہے۔ کہ پرانے زمانہ میں جب کسی ملک پر حملہ کیا جاتا۔ تو صاف کہہ دیا جاتا کہ ہم طاقت کے زور سے اس پر قبضہ کرینگے اور حکومت کرینگے۔ لیکن آجکل منافقت سے کام لیا جاتا ہے۔ کمزور اقوام کو غلام بنا کر بھی کہا یہی جاتا ہے۔ کہ ہم تو ان کو تعلیم دینے اور اخلاق سکھانے کے لئے آئے ہیں۔ مگر مظلوم اقوام کب ان کا یہ دعوے صحیح تسلیم کر سکتی ہیں۔ جبکہ وہ ان کے اس قسم کے طرز عمل کو دیکھتی ہیں۔ کہ اگر ایک عرب کوئی خون کر دے۔ تو سارے یورپ میں شور مچ جاتا ہے۔ کہ ظلم ہو گیا۔ لیکن یہودی منظم فوجیں رکھتے ہیں۔ توپ خانے قائم کرتے ہیں۔ اور خوب لوٹ مار اور قتل و غارت کر رہے ہیں۔ لیکن ان کو کوئی پوچھتا نہیں۔ محض اس لئے کہ وہ مالدار اور رسوخ رکھنے والی قوم ہے۔ اور امریکہ اس کی پشت پر ہے۔ امریکہ کے ڈر کی وجہ سے یہودیوں کو کچھ نہیں کہا جاتا۔ اسی طرح جرمنی اور اٹلی کو شکست ہوئے ابھی تھوڑا ہی عرصہ گزرا ہے۔ لیکن چونکہ یہ بھی یورپین اقوام میں سے ہیں۔ اس لئے ابھی سے ان کی ہمدردی کا مروڑ اٹھنا شروع ہو گیا ہے۔ اور کہا جا رہا ہے۔ کہ آخر کب تک ان کو دبایا جائیگا اور غلام رکھا جائیگا۔ لیکن ان کے مقابلہ میں ایشیائی اقوام کو صدیوں سے یہ کہہ کر غلام بنایا ہوا ہے۔ کہ ابھی یہ آزادی حاصل کرنے کے قابل نہیں۔ صدیاں گزر چکی ہیں۔ لیکن ابھی ان میں آزادی کی قابلیت پیدا نہیں ہوئی۔ اگر مغربی اقوام ایشیا والوں سے صاف کہتیں کہ جس طرح پہلے تم زبردستی ہم پر حکومت کرتے رہے ہو۔ اسی طرح اب ہم بھی ڈنڈے کے زور سے حکومت کرینگے۔ تو پھر بات ختم ہو جاتی۔ لیکن غلام اقوام کو تاریخوں میں یہ پڑھایا جاتا ہے۔ کہ مسلمانوں نے ہندوؤں پر یہ ظلم کئے۔ اور ہندوؤں نے مسلمانوں پر یہ ظلم کئے۔ گویا جب مسلمان بادشاہوں نے ہندوؤں پر یا ہندوؤں نے مسلمانوں پر حملہ کر کے انہیں مغلوب کر لیا۔ تو یہ ان کے نزدیک ظلم تھا۔ لیکن جب اپنی باری آتی ہے اور اس ملک پر قبضہ کیا جاتا ہے۔ تو کہہ دیا جاتا ہے۔ کہ ہم تو صرف تمہارے فائدے کے لئے یہاں آئے ہیں۔ جب اٹلی نے ایبے سینیا پر حملہ کیا۔ اور یورپ میں شور اٹھا کہ اٹلی نے ظلم کیا ہے۔ تو اٹلی نے بڑا موزوں جواب دیا تھا۔ اس نے کہا اتنے ملکوں پر اپنی ترقی کے سامان کرنے کے لئے تم نے قبضہ جما رکھا ہے۔ پھر کوئی وجہ نہیں کہ ہم بھی ایک ملک کی ترقی کے سامان پیدا کرنے کے لئے اس پر قبضہ نہ کریں۔ یہ جواب بالکل صحیح تھا۔ اگر واقعی ان اقوام کی نیت درست ہوتی۔ تو چاہیئے تھا کہ اگر وہ کسی ملک پر قبضہ کرتیں۔ تو اس وقت تک قابض رہتیں جب تک کہ خود اس ملک کو آزادی کی خواہش نہ ہوتی۔ مثلاً اس میں کوئی شک نہیں کہ شروع شروع میں ہندوستانی بالعموم انگریزی حکومت کو پسند کرتے تھے۔ لیکن جب ان کے دل میں آزادی کی خواہش پیدا ہوئی تو انگریزوں کا فرض تھا کہ وہ اسے آزاد کر دیتے۔ تاکہ ان کا یہ دعوے صحیح ثابت ہوتا۔ کہ وہ اس ملک پر صرف اس کے فائدے کے لئے حکومت کرتے ہیں۔ افریقہ پر انگریزوں کی حکومت ہے۔ لیکن وہاں کے اصلی باشندوں یعنی حبشیوں کی ترقی کے لئے اب تک کوئی سامان نہیں کیا گیا۔ بلکہ انکی زمینیں چھین لی گئی ہیں۔ اور انہیں افتادہ قرار دے کر ان پر قبضہ کر لیا گیا ہے۔ حالانکہ یہ سراسر ظلم ہے۔ اگر کل کو روس ہندوستان میں آکر یہاں کی افتادہ زمینوں پر اس بہانہ سے قبضہ کر لے۔ تو کیا یہ جائز ہوگا؟ افتادہ زمینیں ہر ملک میں ہوتی ہیں۔ اگر ایک نسل ان سے کام نہیں لیتی۔ تو آئندہ نسل کے وہ کام آجاتی ہیں۔ لیکن یہ عجیب طریق ہے کہ زمینوں کے مالک تو اپنا حق لینے کے لئے زور دیتے پھر رہے ہیں۔ لیکن ایک پنجابی کھیل کی کہاوت "بھی چیز خدا دی نہ دھیلے دی نہ پا دی" کہکر ان پر قبضہ کر لیا جاتا ہے۔ یہ طریق یقیناً غیر منصفانہ ہے۔ اب اس رویہ میں کچھ تبدیلی بھی پیدا ہو رہی ہے۔ چنانچہ انگلستان میں آجکل جو لیبر پارٹی برسر اقتدار ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ حال ہی میں اس نے ہندوستان کو آزاد کرنے کی شریفانہ کوشش کی ہے لیکن افسوس ہے کہ اس موقعہ پر ہندوستانی لیڈر متفق نہیں ہو سکے۔ کانگرس نے گو مستقل انتظام کے متعلق وزارتی مشن کی سکیم منظور کر لی ہے لیکن عارضی گورنمنٹ کے متعلق تجویز مسترد کر دی ہے۔ مشن نے اعلان کیا تھا کہ اگر عارضی حکومت کے متعلق کسی پارٹی نے ہماری تجاویز منظور نہ کیں۔ تو پھر بھی ہم حکومت قائم کر دینگے اس اعلان کے مطابق اب اس کا فرض ہے۔ کہ وہ کانگرس کو چھوڑ کر باقی پارٹیوں کے تعاون کے ساتھ عارضی حکومت قائم کر دے۔ اس موقعہ پر ہمیں دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالے ہمارے سیاسی لیڈروں کو سمجھ دے۔ کہ کم از کم اب مستقل نظام کے متعلق۔ تو وہ اکٹھے بیٹھیں میں سمجھتا ہوں کہ اگر ایک پارٹی ملک کے مفاد کی خاطر اپنے مطالبات میں سے کچھ چھوڑ بھی دیتی۔ تو کوئی حرج نہ تھا۔ اس صورت میں دوسری پارٹی کو شرم آجاتی۔ اور وہ بھی نرم ہو جاتی۔ لیکن کسی معاملہ میں بھی وسعت حوصلہ کا ثبوت نہیں دیا گیا۔ آخر دنیا میں لڑائی جھگڑے کو نپٹانے کے لئے کچھ نہ کچھ مطالبات چھوڑنے پڑا ہی کرتے ہیں اس میں شک نہیں کہ مسلم لیگ نے اپنے بعض مطالبات چھوڑے ہیں۔ اور یہ قابل تعریف بات ہے۔ لیکن یہ بات میری سمجھ میں نہیں آئی۔ کہ کانگرس نے سمجھوتے کی خاطر کونسا مطالبہ چھوڑا ہے۔ اسے سمجھنا چاہیئے تھا کہ اسکی بہرحال ملک میں اکثریت ہے۔ اگر ایک سیٹ وہ چھوڑ بھی دے۔ تو کوئی فرق نہیں پڑیگا۔ اسکا غلبہ تو بہرحال قائم ہے۔ لیکن اس نے اس موقعہ پر جو رویہ دکھایا ہے۔ وہ یقیناً عقل اور سیاست کے اصول کے خلاف ہے اگر یہ صحیح ہے کہ ملک میں مذہبی تعصب کی وجہ سے لڑائی جھگڑے ہیں۔ وہ اگر عارضی گورنمنٹ میں مسلم لیگ کے ساتھ ملکر کام کرنے کیلئے تیار ہو جاتی۔ تو یقیناً بتدریج یہ جھگڑے ختم ہونے شروع ہو جاتے۔ اور مذہبی تعصب دور ہو جاتا۔ جہانتک مذہب کا سوال ہے کوئی وجہ نہیں کہ مذہب اور سیاست کا آپس میں ٹکراؤ ہو۔ بشرطیکہ عقل سے کام لیا جائے۔ اس وقت تو ہر معاملہ میں لوگوں کا نقطہ نگاہ یہ ہوتا ہے کہ فلاں ہندو ہے اور فلاں مسلمان ہے۔ لیکن اگر مسلم لیگ اور کانگرس کی مشترکہ حکومت قائم ہو جاتی۔ تو اس صورت میں آہستہ آہستہ لوگوں کا نقطہ نگاہ یہ ہو جاتا کہ میں مزدور ہوں یہ سرمایہ دار ہے۔ میں سوشلسٹ ہوں۔ یہ کیپٹلسٹ ہے۔

گویا بجائے مذہبی بنیاد کے سیاسی بنیاد پر پارٹیاں بنتی جاتیں۔ اگر حکومت تاجروں پر ٹیکس لگادیتی۔ تو سب ہندو مسلمان تاجر اس کے خلاف مل کر ایک پارٹی بنالیتے۔ چونکہ ان کا مفاد مشترک ہوتا۔ اس لئے ان میں ہندو مسلم سوال پیدا ہی نہیں ہو سکتا تھا۔ غرض آزادی کے بعد مذہبی تعصب مٹ سکتا تھا۔ ایسی حالت میں کوئی حرج نہ تھا۔ اگر ہندو سر دست اپنا کوئی مطالبہ چھوڑ بھی دیتے۔ میں کہتا ہوں ہندوستان کبھی کا آزاد ہو چکا ہوتا۔ اگر ہمارے لیڈر یہ سمجھ لیتے کہ جو کچھ بھی مل جائے۔ اسے ضرور لے لینا چاہیئے۔ اور باقی کے لئے مطالبہ اور جد و جہد جاری رکھنی چاہیئے۔ یہ نہیں کرنا چاہیئے کہ اگر لینی ہے تو پوری چیز لینی ہے ورنہ کچھ بھی نہیں لیں گے۔ اگر دس روپے میں سے ایک روپیہ مل رہا ہو۔ تو یہ کہنا بے وقوفی ہوگا۔ کہ ہم تو پورے دس ہی لیں گے ورنہ ایک بھی نہ لیں گے۔ ایک روپیہ لازماً نہ ہونے سے اچھا ہے۔ اگر دو ملجائیں تو اس سے کچھ اور قوت پیدا ہو جائے گی۔ اس طرح آہستہ آہستہ اگر دس میں سے پانچ مل جائیں۔ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ برابر کی قوت پیدا ہوگئی۔ غرض اصول یہی ہونا چاہیئے۔ کہ جس قدر اختیارات مل سکیں وہ لے لئے جائیں۔ اور باقی کے لئے جد و جہد جاری رکھی جائے۔ نہ یہ کہ اگر لینے ہیں تو پورے اختیارات لینے ہیں ورنہ کچھ بھی نہیں لینا۔ اگر اب بھی ہمارے ملک کے لیڈروں نے عقل سے کام نہ لیا۔ اور آپس میں سمجھوتہ نہ کیا۔ تو یہ ہمارے لئے بھی بہت خطرہ کا مقام ہے۔ کیونکہ پھر لڑائی جھگڑے اور زیادہ ہو جائیں گے۔ اور امن کے بغیر مذہبی فرائض بھی اچھی طرح ادا نہیں کئے جا سکتے۔ امن ہی کے ساتھ ہماری عبادات وابستہ ہیں۔ لڑائی جھگڑوں اور فسادات کی صورت میں ہم کہاں اطمینان اور دلجمعی کے ساتھ نماز پڑھ سکتے ہیں اور کس طرح روزے رکھ سکتے ہیں۔ ہماری جماعت کو نہایت توجہ اور درد کے ساتھ دعا کرنی چاہیئے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ملک کے لیڈروں کو سمجھ دے۔ تاکہ وہ چھوٹی چھوٹی باتوں میں الجھنے کی بجائے رواداری اور وسعت حوصلہ کے ساتھ ملک کے معاملات کو طے کریں۔ یہ بہت ہی حیرت کی بات ہے۔ کہ انگریز کہتے ہیں کہ آزادی لے لو۔ لیکن ہمارے لیڈر کہتے ہیں کہ ہم نہیں لیتے۔ یہ ایک ایسا گندہ نمونہ ہے۔ جو غالباً کسی ملک نے کبھی نہیں دکھایا ہوگا۔[۴]

[۴] ایک طالب علم نے تحریری شکایت کی تھی۔ کہ پیٹ درد کی وجہ سے میں پی۔ ٹی نہ کرتا تھا۔ اس پر استاد نے مجھے مارا۔ میں نے غصہ میں آکر اسے مارا۔ اس پر لڑکوں نے مجھے مارا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اگر لڑکا نظام کی پابندی نہ کرے۔ تو استاد کا فرض ہے۔ کہ اسے سزا دے۔ ورنہ آوارہ گردی کی روح لڑکے میں پیدا ہو جائیگی۔ باقی رہا یہ کہ پیٹ درد یا سر درد تھا۔ سو یہ تو ایسی تکلیفیں ہیں کہ استاد کو نظر نہیں آسکتیں۔ لڑکے بسا اوقات بہانہ بھی بنا لیا کرتے ہیں۔ اگر کوئی ایسی تکلیف ہو جس کی کوئی ظاہری علامت نظر نہ آتی ہو۔ اور لڑکا ڈاکٹری سرٹیفکیٹ بھی پیش نہ کر سکے۔ تو اس صورت میں استاد کو بہر حال اپنا فرض ادا کرنا چاہیئے۔ باقی استاد کو مارنا تو سخت سزا کا مستوجب ہے۔ کیونکہ استاد باپ کی جگہ ہوتا ہے۔ اور جو باپ پر ہاتھ اٹھاتا ہے۔ وہ تو اپنے آپ کو انسانیت سے بھی خارج کر لیتا ہے۔ ایسے لڑکے سے کوئی ہمدردی نہیں ہو سکتی۔ اسے تو فوراً سکول سے نکال دینا چاہیئے تھا۔ وہ ہرگز یہاں رہنے کے قابل نہیں ہے۔ البتہ لڑکوں٭

٭ کا اسے پیٹنا واقعی قابل اعتراض ہے۔ ان لڑکوں کے متعلق بھی تحقیقات کی جائے گی۔ اور جس استاد کے سامنے لڑکوں نے پیٹا مگر اس نے روکا نہیں اس کے متعلق بھی۔ (خاکسار خورشید احمد)

احمدیت کی صداقت کے اظہار کے لئے خدا تعالیٰ نے کس طرح ایک مردہ کو زندہ کر دیا

مکرم پہلوان کریم بخش صاحب کے متعلق وہ مضمون جس کا ذکر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۵ جون کی مجلس عرفان میں فرمایا حسب ذیل ہے (ایڈیٹر)

پیارے آقا و مطاع! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

سیدی آج ایک نہایت ہی عظیم الشان نشان کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ کہ کس طرح خدائے ذوالجلال نے احمدیت کی صداقت ظاہر کرنے کے لئے ایک مردے کو زندہ کر دیا۔ اور کس طرح اس مردہ کو جسے فی الواقعہ مردہ سمجھ کر غلط بیانی کی گئی۔ پھر زندگی بخش دی تا وہ احمدیت کی صداقت پر زندہ خدا کا ایک چمکتا ہوا نشان ثابت ہو۔ اور مخالفین و معاندین احمدیت کی اس دنیا میں ہی روسیاہی کا سامان کرے۔

وفات اور ارتداد کی اطلاع

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے۔ کہ خاکسار کے والد صاحب بزرگوار حضرت بابو غلام محمد صاحب ثانی کے انتقال پر ملال کے باعث ہمارے تایا ابا میر کریم بخش صاحب پہلوان (جن کی عمر اس وقت سو برس سے اوپر ہے۔ یعنی تقریباً ۱۰۳ سال) سخت مغموم رہنے لگے۔ اور روزانہ مجھے کہتے کہ میرے آنسو تھمتے ہی نہیں تم اب بابو جی مرحوم و مغفور کی طرف سے تو فارغ ہو گئے ہو۔ میرا خیال اب رکھا کرو۔ بابو جی مرحوم کی وفات سے نویں روز چار بجے کے قریب ہمارے گھر پیغام آیا کہ بابا جی یعنی پہلوان صاحب جہاں جا کر ورزش کیا کرتے تھے۔ وہاں بیہوش ہو کر گر گئے ہیں۔ اور ان کی حالت خراب ہے۔ کوئی آدمی بھیجو جو انہیں اٹھا کر لا سکے۔ گھر پر صرف اکیلی میری بیوی تھی۔ اور کوئی تھا نہیں وہ سخت گھبرائی کہ کیا کرے ابھی وہ سوچ ہی رہی تھی کہ دوسرا پیغام آیا کہ پہلوان صاحب کا کوئی کوئی سانس باقی ہے۔ جلدی کوئی آدمی بھیجو۔ گھر پر تو کوئی آدمی تھا نہیں جاتا کون؟ پھر تھوڑی دیر بعد تیسرا پیغام آیا۔ کہ پہلوان صاحب کا انتقال ہو گیا ہے۔ اور وہ وصیت کر گئے ہیں۔ کہ میرے جنازے کو کوئی احمدی ہاتھ نہ لگائے۔ اور مجھے یہاں اکھاڑے میں ہی دفن کر دیا جائے۔ میں احمدیت سے تائب ہوتا ہوں۔ احمدیت سے میرا کوئی تعلق نہیں۔ میری تمام جائیداد جو دو مکانوں اور دو ہزار روپیہ نقد پر مشتمل ہے۔ انجمن نعمانیہ کو دے دی جائے۔ اور میرے جنازے کو کسی احمدی کا ناپاک ہاتھ ہرگز ہرگز نہ لگنے دیا جائے۔ میں سنی مسلمان ہوں۔

پولیس کے ذریعہ لاش لینے کی کوشش

اس پیغام کے پہنچنے پر میری بیوی سخت گھبرائی اور پریشان ہوئی اتفاقاً اس وقت ہمارے کرایہ دار ماسٹر ابراہیم صاحب جو احمدی ہیں آگئے اور یہ سنسنی خیز پیغام سنکر بھاگے بھاگے وہاں پہنچے۔ جہاں پہلوان صاحب کی نعش پڑی تھی۔ وہاں پر بہت سے غیر احمدیوں کا جمگھٹا تھا۔ انہوں نے ماسٹر ابراہیم صاحب کو احمدی سمجھ کر پہلوان صاحب کے قریب بھی نہ آنے دیا۔ اور مرزائی مرزائی کہتے ہوئے دھکے مار کر باہر نکال دیا۔ وہ بے چارے بھاٹی دروازہ کے احمدی دوستوں کے پاس مدد کے لئے آئے۔ نیز امیر صاحب جماعت احمدیہ لاہور مکرمی شیخ بشیر احمد صاحب کو فون پر سارے واقعہ کی اطلاع دی۔ اور جنازہ کے حصول کے لئے مدد چاہی مکرمی شیخ صاحب نے بھاٹی دروازہ کے دوستوں کو ہدایت کی۔ کہ لڑائی وغیرہ سے بچتے ہوئے پولیس کے ذریعہ کوشش کریں اور سارے واقعہ کی تصدیق کرائیں۔ اور تالث کو دفتر "سن رائز" میں فوری طور پر اطلاع دیں۔ بھاٹی دروازہ کے تمام دوست پولیس گارڈ بھاٹی گیٹ میں گئے۔ اور وہاں رپورٹ درج کرائی۔ وہاں کے انچارج چوکی ملک باغ علی صاحب انسپکٹر پولیس معہ حوالدار اور دو پولیس کانسٹیبلوں کے موقع پر فوری طور پر گئے۔ اور پہلوان صاحب کی نعش کو (جسے نعش سمجھ لیا گیا تھا۔ دراصل وہ ابھی تک بے ہوش تھے) غیر احمدیوں کے کندھوں پر اٹھوا کر ان کے گھر بھجوا دیا۔ کیونکہ وہ شیاطین کا گروہ احمدیوں کو ہاتھ لگانے نہیں دیتا تھا۔ سات بجے شام کے قریب مجھے پتہ لگا۔ میں سخت حیران اور پریشان ہوا۔ امیر صاحب سے فون پر مشورہ کیا کہ نعش کس طرح غیر احمدی شریروں کے قبضہ سے نکالی جائے۔ تو انہوں نے فرمایا کہ وصیت کے کاغذات حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ اور انہیں مکمل کر کے پولیس کے ذریعہ حصول نعش کی کوشش کرو۔ اگر شریر آمادہ فساد ہوں تو اس کا سدباب بھی پولیس کے ذریعہ کراؤ۔ قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ لاہور یہ سارا کام اپنے ہاتھ میں لیں۔

غیر احمدیوں کی بیہودہ گوئیاں

حضرت امیر صاحب کی ہدایات حاصل کرنے کے بعد میں پہلوان صاحب کے مکان پر گیا۔ تا وصیت کے کاغذات پر قبضہ کروں

وہاں کوئی پچاس ساٹھ غیر احمدیوں کا جمگھٹا تھا اور پہلوان صاحب بالکل بیہوش زبان بند پڑے تھے۔ ہمارے تمام غیر احمدی رشتے دار مرد اور عورتیں اور سارا محلہ وہاں جمع تھا۔ اور سب کی زبان پر یہ تھا کہ دیکھو جی خدا نے انجام کیسا اچھا کر دیا۔ توبہ کی توفیق دیدی۔ اور مسلمان بنا کر مارا۔ کوئی کہتا خداوند کریم نے انجام دیکھو کیسا اچھا کیا۔ پتہ نہیں کونسی نیکی پسند آگئی۔ اور خدا نے ایمان نصیب کر دیا۔ آخیر وقت پہ خدا نے مسلمان بنا کر مارا۔

غرض تمام غیر احمدی رشتہ دار اور ہمسائے عجیب رنگا رنگ کی بیہودہ گوئیوں میں مشغول تھے۔ میری پھوپھی زاد ہمشیر جو سخت معاند ہے وہ مجھے بلا کر ہمارے غیر احمدی رشتہ داروں میں لے گئی اور کہنے لگی۔ "دیکھو وے انہوں خدا نے ایمان نصیب کر دتا اے۔ ایہہ مسلمان ہو گئے ہو یا اے۔ ایہہ ساڈے گواہ نے ایہہ مسلمان ہوئے وے۔ ایہہ کہہ گیا اے کہ میرے جنازے نوں کوئی مرزائی ہتھ نہ لگائے تسی سب دس میں انہوں اپنے گھرے جاواں کیونکہ ایہہ تے ہن ساڈا ہو گیا اے۔ توں ویکھیے اسی نوں بالکل اموہ کھو کے لے گئے سیں۔ ہن ایہہ دے مردے نوں تے کوئی مرزائی ہتھ نہیں لگا سکدا۔" یعنی دیکھو یہ تو اب مسلمان ہو کر فوت ہو رہے ہیں۔ اور ان کے اسلام قبول کر لینے کے یہ تمام حاضرین گواہ ہیں۔ اب ان کے جنازے کو کسی احمدی کو ہاتھ لگانے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ اور یہ اب ہم میں سے ہیں۔ اس لئے اب ہم انہیں اٹھا کر اپنے گھر لے جاتے ہیں۔ پہلے تو تم بابو جی مرحوم کا جنازہ ہم سے چھین کر قادیان لے گئے تھے۔ اب ہم بھی کتنے مرزائی کو ہاتھ بھی نہیں لگانے دیں گے۔

میں نے اپنی پھوپھی زاد بہن سے صرف یہ کہا کہ جب تک سانس تب تک آس۔ ابھی تو انہیں سانس آرہا ہے ہم مایوس نہیں۔ دیکھو خدا تعالےٰ اپنی قدرت نمائی کا کرشمہ دکھاتا ہے۔

ڈاکٹری تشخیص

یہ الفاظ کہہ کر میں ڈاکٹر عبدالحق صاحب کو لینے چلا گیا۔ میرے بعد سنا ہے ان غیر احمدی رشتے داروں نے خوب مضحکے اڑائے۔ کہ دیکھو جی یہ اب مرے کو دوائی دے گا۔ بھلا ڈاکٹر نے کیا کرنا ہے آکر۔ ڈاکٹر صاحب تشریف لائے اور معاینہ کیا۔ ان کی تشخیص یہ تھی کہ فالج کا شدید حملہ ہوا ہے۔ اور کوئی دماغ کی رگ پھٹ گئی ہے۔ عمر چونکہ بہت زیادہ ہے۔ اس لئے اب صحت کی کوئی امید نہیں۔ رات کو حکیم سراج دین صاحب بھاٹی گیٹ کو لایا۔ انہوں نے بھی یہی فرمایا کہ فالج کا شدید حملہ ہے صحت تو مشکل ہی ہے کیونکہ زبان پر بھی فالج گر چکا ہے۔ حکیم صاحب کہنے لگے کہ ان غیر احمدیوں نے جو طوفان بدتمیزی بپا کر رکھا ہے۔ کیا ہی اچھا ہو اگر خدا تعالےٰ پہلوان صاحب کو اتنی مہلت دیدے۔ اور ان کی زبان چل پڑے کہ ان کی اس بیہودہ بکواس کا جواب دے سکیں۔ تمام احمدی دوست یہی دعا کرتے رہے کہ یا الٰہی ان کی زبان چند منٹ کے لئے چلا دے۔ تا یہ ان لوگوں کی بیہودہ بکواس کا خود جواب دیدیں۔

خدا تعالیٰ کی قدرت کا کرشمہ

ساری رات پیشاب جاری رہا۔ اور بیہوشی طاری رہی۔ صبح تک ہم ایک منٹ نہ سوئے۔ اور خداوند کریم کے حضور گریہ و زاری کرتے رہے۔ خدا تعالےٰ کی قدرت نے صبح عجیب کرشمہ دکھایا کہ مُردہ زندہ ہو گیا۔ خدا تعالےٰ عزوجل نے اپنے دین متین کی صداقت کی شہادت دینے کے لئے ایک مردہ کو دوبارہ زندہ کر دیا۔ اور اس نے اپنی زبان سے ان تمام بیہودہ بکواسوں کا جواب دیا۔ الحمد للہ علےٰ ذالک الحمد للہ علیٰ احسانہٖ۔

صبح خود بخود بغیر کسی قسم کی کوئی دوائی استعمال کرنے کے اللہ تعالےٰ نے پہلوان صاحب کو صحت عطا فرما دی۔ اور میری عدم موجودگی میں ہمارے غیر احمدی رشتے داروں نے ان سے تمام باتیں وصیت وغیرہ اور توبہ تائب ہونے کے متعلق دریافت کیں۔ انہوں نے حیرانی کا اظہار کرتے ہوئے اپنی براءت ظاہر کی۔ اور ان تمام جھوٹی اور بیہودہ بکواسوں اور بہتان تراشیوں پر لعنت اللہ علی الکاذبین کہا۔

ہمارے تمام رشتے دار اور غیر احمدی ہمسائے اس عجیب و غریب واقعہ سے حیران و ششدر رہ گئے۔ اور مبہوت سے ہو گئے ہیں۔ کہ یہ کیا ہو گیا ہے۔ ایک مردہ کس طرح احمدیت کی حقانیت پر گواہی دینے کے لئے زندہ ہو گیا۔ پھر عجیب بات یہ ہے کہ فالج کی وجہ سے جسم کا کوئی نہ کوئی حصہ ضرور معطل ہو جاتا ہے۔ اور انسان لاچار ہو کر رہ جاتا ہے۔ مگر یہاں خدا تعالےٰ کی عجیب قدرت نمائی دیکھی گئی کہ قطعاً کسی عضو پر کوئی اثر نہیں تھا۔ تمام اعضاء خدا کے فضل اور رحم سے صحیح و سالم و درست تھے۔ اس غیر معمولی واقعہ پر جس قدر بھی خدا تعالےٰ کا شکر ادا کیا جائے کم ہے۔

صبح کو بازار میں جب میں سودا سلف لینے کے لئے گیا۔ تو تمام دکاندار مجھ سے یہ کہتے ہوئے مسکرا کر اظہار افسوس کرتے۔ یار بڑا افسوس ہے ایک ہفتہ میں تم کو دو مردے سنبھالنے پڑ گئے۔ مگر شکر ہے خدا کا کہ پہلوان صاحب کو خدا نے مسلمان کر کے مارا اور ایمان نصیب کر دیا۔ توبہ کر کے بے ایمانی کی موت سے تو بچ گئے اچھا خدا تم کو بھی مسلمان بنائے۔

مگر جب ان سے کہا جاتا کہ ذرا میرے ساتھ چل کر خدا تعالےٰ کی قدرت نمائی کا زندہ نشان تو دیکھو۔ خدا تعالےٰ نے احمدیت کی صداقت ثابت کرنے کے لئے ایک معجزہ دکھایا ہے۔ اور ایک مردے کو دوبارہ زندہ کر دیا ہے۔ تا کہ وہ حقانیت احمدیت کی صداقت کا چمکتا ہوا زندہ نشان ثابت ہو۔ تو بالکل ساکت اور مبہوت ہو کر رہ جاتے۔

کل دوپہر کو ہی ایک بدترین دشمن احمدیت ملا۔ جس کا کام ہی گالیاں دینا اور بکواس کرنا ہے۔ دور سے مجھے دیکھ کر کہنے لگا۔ "او بے ایمان آہن تے مسلمان ہو جا اوہ وڈا بے ایمان تے اخیر ویلے مسلمان ہو گیا سی۔ توں وی ہن مسلمان ہو جا۔ دیکھ کس طرح خدا نے انہوں مسلمان کر کے ماریا اے۔"

یعنے او بے ایمان اب تو بھی مسلمان ہو جا۔ وہ بڑا بے ایمان (یعنی پہلوان صاحب) آخیر وقت مسلمان ہو کر فوت ہوا۔ مگر جب میرا جواب سنا اور زندہ معجزہ دیکھنے کے لئے میں نے اسے للکارا۔ تو پھر مبہوت سا ہو کر بھاگ گیا۔

پیارے آقا یہ سارا واقعہ نہایت ہی عجیب ہے۔ اور خدا تعالےٰ کی قدرت نمائی کا عجیب کرشمہ۔ جس سے ایمان تازہ ہوتے اور روح کو وہ سرور، لذت، اور کیف نصیب ہوتا ہے کہ انسان وجد میں آجاتا ہے۔ اور بے اختیار ہو کر آستانہ الوہیت پر گر جاتا ہے۔ حضور کا ادنےٰ ترین غلام

خاکسار غلام محمد ثالث لارنس لاہور

جامعہ احمدیہ میں سائنس اور معلومات عامہ پر لیکچروں کا انتظام

جناب چوہدری ظفر اللہ خانصاحب لیکچروں کا سلسلہ شروع کرینگے

احباب جماعت الفضل میں یہ خوشخبری پڑھ چکے ہیں کہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ارادہ فرمایا ہے۔ کہ مدرسہ احمدیہ اور جامعہ احمدیہ کے آٹھوں سالوں میں علاوہ دینی علوم کے بی۔ ایس سی کے معیار تک سائنس بھی طلبہ کو پڑھائی جائے۔ اللہ تعالےٰ نے چاہا تو یہ انتظام جلد جاری ہو گا۔

علاوہ ازیں معلومات عامہ کیلئے مختلف بزرگان سلسلہ و اہل علم اصحاب سے جامعہ میں لیکچر دلائے جاتے ہیں۔ مکرم جناب چوہدری سر ظفر اللہ خانصاحب کا لیکچر طریقہ تعلیم طبع کرایا جا چکا ہے جو دار الکتب جامعہ سے ۳ کے ٹکٹ بھیجنے پر دستیاب ہو سکتا ہے مکرم جناب چوہدری صاحب نے وعدہ فرمایا ہے کہ آئندہ موسم گرما کے قیام قادیان میں انشاء اللہ جامعہ میں ہفتہ وار لیکچر معلومات عامہ کے متعلق دیا کرینگے جزاکم اللہ خیر الجزاء

احباب جماعت کا فرض ہے کہ دین کی خدمت کیلئے اپنے بچوں کو وقف فرما دیں اور انہیں مدرسہ احمدیہ میں داخل کر کے تعلیم دلائیں

حبِّ ایارج فیقرا

اس نسخہ کو سب سے پہلے بقراط نے تیار کیا تھا بعد میں بعض دوسرے اطباء نے اس میں ترمیم کی ہم نے موجودہ طبی ضروریات کے لحاظ سے اُن تمام حکمائے متقدمین کے نسخوں سے استفادہ کرکے اپنے تجربہ کی بنا پر ایک بیش بہا اور قیمتی نسخہ تیار کیا ہے۔ یہ گولیاں امراض بلغمی و سوداوی اور سر کی تمام بیماریوں کے لئے مفید ہیں۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ تولہ

طبیہ عجائب گھر قادیان

اسلامی اصول کی فلاسفی مختلف زبانوں میں

انگریزی زبان کی مجلد ۱—۲—۰
گجراتی " " ۰—۱۲—۰
اُردو بے جلد ۰—۸—۰
مرہٹی " " ۱—۰—۰
ملیالم " " ۱—۰—۰
کنٹری " " ۰—۸—۰
تیلگو " " ۰—۸—۰

احمدیت کے متعلق اعتراضات اور اس کے جوابات اُردو میں ۲ آنہ معہ محصولڈاک

عبداللہ الٰہ دین
سکندر آباد دکن

اعلانِ نکاح

میرے بھائی صوفی عزیز احمد صاحب واقفِ زندگی کا نکاح حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۱۰ جون کو بعد نماز عصر نسیم فرحت صاحبہ بنت محمود احمد صاحب نیلا گنبد لاہور کے ساتھ ڈیڑھ ہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ والسلام

(شریف احمد ولد صوفی محمد فضل الٰہی صاحب)

حبِّ جُنُد

یہ گولیاں اعصابی اور دماغی کمزوری کے لئے بے حد مفید ہیں۔ ہسٹریا مراق کے لئے نہایت مجرب ثابت ہوئی ہیں قیمت یکصد گولیاں اٹھارہ روپے

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمتِ خلق قادیان

نارتھ ویسٹرن ریلوے

یکم جولائی ۴۶ء سے بیگم آباد سٹیشن کا نام کوڈ انیشنل (B.B.D) جو دہلی ڈویژن کے محی الدین پور اور مراد نگر سٹیشنوں کے درمیان واقع ہے بدل کر مودی نگر کر دیا جائے گا۔ اور کوڈ انیشنل M.D.N.R ہوں گے۔

جنرل منیجر

درخواستِ دُعا

خاکسار انڈین آرمی ریگولر کمیشن کے انٹرویو کے لئے مورخہ ۲۴ جولائی کو بنگلور جا رہا ہے۔ تمام احباب اکرام سے درمندانہ درخواست ہے۔ کہ دردِ دل سے دعا کی جائے۔ کہ خداوند تعالیٰ مجھے اس انٹرویو میں کامیابی عطا فرماوے۔ اللّٰھم آمین۔ خاکسار بشیر احمد لفٹیننٹ آر۔ آئی۔ اے۔ ایس۔ سی۔ مدراس

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

طبیہ عجائب گھر قادیان کے مقبول خاص و عام تحفے

محترمہ بیگم شاہنواز ایم۔ ایل۔ اے کا مکتوب گرامی

محترمہ بیگم شاہنواز ایم۔ ایل۔ اے اپنے مکتوب گرامی مرقومہ ۲۰/۶/۴۶ میں تحریر فرماتی ہیں "مفصلہ ذیل اشیاء بیگم صاحبہ نواب ممتاز دولتانہ ممبر لیجسلیٹو اسمبلی ڈیونڈ روڈ لاہور کو فی الفور بھیجدیں۔ اور بل ساتھ ملفوف کر دیں۔ سُرمہ جواہر والا ایک تولہ۔ ٹھنڈا سُرمہ۔ ایک تولہ منجن لاجواب ایک شیشی۔ الائچی درجہ خاص ایک پاؤ سرسلہ سبز چائے کا نمونہ بھی ان کو دیا گیا ہے تاکہ وہ اسکو استعمال کرکے دیکھ لیں۔ ایک کاپی کتاب کی بھی نواب صاحب کو بھیجیں۔ بہت قابل اور ہونہار بھائی ہیں" (رقیمہ جہاں آرا شاہنواز)

سُرمہ جواہر والا پانچ روپے شیشی۔ ٹھنڈا سُرمہ دو روپے فی شیشی
(دس روپے فی تولہ) (چار روپے فی تولہ)

منجن لاجواب دو روپے فی شیشی۔ اس میں تین سَو روپے سیر کا عاقر قرحا اور تین سَو روپے سیر کی اصلی مصطگی رومی شامل ہیں!

طبیہ عجائب گھر (رجسٹرڈ) قادیان

تریاق اٹھرا

دُنیائے طب کا حیرت انگیز کارنامہ

حضرت حکیم الامت سیدنا نورالدین رضؓ کی مجرب دوا تریاق اٹھرا کے استعمال سے حمل ضائع ہونے سے بچ جاتا ہے اور بچہ ذہین خوبصورت، توانا اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے، صحت کی حالت میں اس دوا کے استعمال سے حمل کی تکالیف سے نجات ملتی ہے۔

قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے۔ مکمل خوراک گیارہ تولہ چھ ماشہ منگوانے کی صورت میں۔ پچیس روپے

دواخانہ نورالدین رضؓ قادیان

کاسے پیٹناداخنی قابل اعتبر

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

نئی دہلی ۲۶ جون۔ وزارتی مشن اور وائسرائے کی طرف سے ایک بیان جاری کیا گیا ہے۔ جس میں اس امر پر اظہار افسوس کیا گیا ہے۔ کہ فی الحال عارضی حکومت کی ترتیب و تشکیل ممکن نہیں۔ اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ عارضی حکومت قائم کرنے کے لئے کوششیں دوبارہ جاری کی جائیں گی۔ حکومت ہند کا نظم و نسق چلایا جانا چونکہ عارضی حکومت کے قیام تک بہت ضروری ہے۔ لہذا سرکاری افسروں پر مشتمل ایک عارضی حکومت قائم کی جائیگی وزارتی مشن کے لئے ہندوستان میں مزید اقامت اختیار کرنا ممکن نہیں۔ کیونکہ اسے اپنی کارگذاری کی رپورٹ برطانوی کابینہ اور پارلیمنٹ میں بھی پیش کرنی ہے لہذا وہ ہفتہ کے روز ہندوستان سے روانہ ہو جانے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اعلان میں اس امر پر اظہار اطمینان کیا گیا ہے کہ ریاستوں اور دونوں بڑی پارٹیوں کی منظوری کے بعد دستور ساز اسمبلی اب اپنا کام شروع کر دے گی۔

نئی دہلی ۲۶ جون۔ آج کانگرس کی وہ قرارداد شائع کر دی گئی ہے جو وزارتی سفارشات کے متعلق ورکنگ کمیٹی نے پاس کی تھی۔ اس میں کہا گیا ہے کہ ورکنگ کمیٹی نے ملک کے مفاد کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے برطانوی سفارشات پر کامل غور و خوض کیا ہے کانگرس ہندوستان میں جس قسم کی آزادی چاہتی ہے وہ متحدہ جمہوری ہندوستانی فیڈریشن کے قیام کی صورت میں ہی حاصل ہو سکتی ہے۔ جس کی باقاعدہ مرکزی اتھارٹی ہو۔ لیکن وزارتی سفارشات میں صوبائی گروپنگ سسٹم۔ سرحد۔ آسام۔ اقلیتوں بالخصوص سکھوں کے لئے سخت نامنصفانہ ہے۔ تاہم بحیثیت مجموعی سفارشات میں مرکزی اتھارٹی کے استحکام کی کافی گنجائش ہے ہر صوبہ بھی اپنی خواہش کے مطابق صوبائی گروپنگ میں شمولیت یا عدم شمولیت کے متعلق مناسب کارروائی کر سکتا ہے۔ اسی طرح اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ بھی ممکن ہے۔ ان وجوہ کی بنا پر برطانوی سفارشات کو منظور کر لیا گیا ہے۔ عارضی حکومت کے متعلق قرارداد میں کہا گیا ہے۔ کہ کانگرس اپنی قومی حیثیت سے دستبردار نہیں ہو سکتی نہ ہی وہ مساوات تناسب کا فارمولا منظور کر سکتی ہے وہ کسی فرقہ وارانہ پارٹی کو ویٹو کا اختیار دینے کے لئے بھی تیار نہیں۔ چونکہ یہ امور عارضی گورنمنٹ کی تشکیل کے سلسلے میں منظور نہیں کئے گئے۔ اس لئے وہ اس میں شامل نہیں ہو سکتی۔

لاہور ۲۶ مئی۔ دس سال کے بعد لاہور میں شدت کی گرمی پڑ رہی ہے۔ ۲۴ اور ۲۵ جون کو گرمی اتنی زیادہ تھی۔ کہ اس کی شدت کو برداشت نہ کرتے ہوئے سات اشخاص ہلاک ہو گئے۔

نئی دہلی ۲۶ جون۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ یکم جولائی سے پوسٹ کارڈ کی قیمت تین پیسے سے دو پیسے ہوگی

لائلپور ۲۶ مئی۔ گندم دڑہ -/۹/۱۰ - گندم ۵۹۱ فارم ۹/۱۴ - گڑ ۲۰/۱ تا ۲۱/۸ - شکر ۳۰/ تا ۸/ ۳۲ روپے۔

لاہور ۲۶ مئی۔ سونا ۱۲ / ۱۰۹ - پونڈ ۶۹/۰ چاندی -/-/۱۰۶ روپے۔

سڈنی ۲۶ جون۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ حکومت آسٹریلیا امریکہ کو یہ اجازت نہیں دے سکتی کہ وہ اس کے اڈوں کو غیر مشروط طور پر استعمال کرے۔

لاہور ۲۶ جون۔ حکومت پنجاب نے جونیئر کلرکوں کی تنخواہ کا گریڈ ۵۰-۳-۸۰-۴-۱۰۰ مقرر کر دیا ہے۔ اور سینئر کلرکوں کا گریڈ ۸۰-۵-۱۲۰-۵-۱۷۵ کر دیا ہے۔

کلکتہ ۲۶ جون۔ ایک قریبی قصبہ میں ایک پچیس سالہ بنگالی عورت فاقہ کشی سے تنگ آکر خودکشی پر مجبور ہو گئی۔ اس کے دو بچے تھے۔ اس نے ایک بچے کو فروخت کرنے کی کوشش کی۔ لیکن کامیاب نہ ہو سکی۔ اس پر دونوں بچوں سمیت تالاب میں کود پڑی۔ بعض لوگوں نے بروقت پہنچ کر اس کی جان بچا لی

روم ۲۶ جون۔ اٹلی میں نئی دستور ساز اسمبلی قائم ہو گئی ہے آج اس اسمبلی کا پہلا اجلاس ہوا۔ اسمبلی نے متفقہ طور پر یہ مطالبہ کیا ہے کہ ایڈریاٹک کا ساحلی علاقہ اٹلی کی تحویل میں رہنا چاہیئے۔

ڈربن ۲۶ جون گذشتہ شب ایک یورپین اور ۹۹ ہندوستانیوں کو سول نافرمانی کرنے کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا۔ ان لوگوں نے ایسے رقبہ میں اپنے کیمپ لگا رکھے تھے۔ جہاں پر ہندوستانیوں کو آنے کی اجازت نہیں

کوئٹہ ۲۶ جون۔ ریاست قلات کے فرمانروا نے ایک بیان میں کہا۔ ہم نے برطانوی حکومت سے استدعا کی ہے۔ کہ کوئٹہ اور قلات کے علاقے ہمیں واپس دیدیئے جائیں۔ کیونکہ یہ علاقے انگریزی حکومت نے فتح نہیں کئے تھے بلکہ دوستانہ طور پر ہماری ریاست نے ٹھیکہ پر دے رکھے تھے۔

واشنگٹن ۲۶ جون۔ امریکہ کے قائمقام وزیر خارجہ نے بتایا۔ کہ روسی حکام نے ۴ امریکن نامہ نگاروں کو رومانیہ میں داخل ہونے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا تھا۔ جس پر امریکہ نے روس گورنمنٹ سے احتجاج کیا۔ مگر روس گورنمنٹ نے یہ احتجاج ٹھکرا دیا ہے روس کی یہ کارروائی معاہدہ پوسٹڈم کی خلاف ورزی ہے۔

پشاور ۲۶ جون۔ ضلع بنوں میں ہیضہ کی وبا پھیل گئی ہے۔ چنانچہ سرکاری طور پر اس علاقہ کو ہیضہ زدہ علاقہ قرار دیدیا گیا ہے۔

اسکندریہ ۲۶ جون۔ حکومت ترکیہ نے اسکندریہ کی امریکن فوجی فیکٹری کے علاوہ امریکی فوج سے دو اور فیکٹریاں بھی خرید لی ہیں۔ ان فیکٹریوں کی مشینری جہازوں پر لاد کر ترکی پہنچا دی جائیگی۔

شملہ ۲۶ جون سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ آئین ساز اسمبلی کے لئے صوبہ پنجاب کی طرف سے نمائندے منتخب کرنے کے لئے پنجاب اسمبلی کا اجلاس ۱۹ جولائی کو منعقد ہوگا۔

نئی دہلی ۲۶ جون مسٹر اے وی الیگزینڈر رکن وزارتی مشن نے آج پونے دو گھنٹے تک مسٹر جناح سے ملاقات کی

امرتسر ۲۶ جون۔ ماسٹر تارا سنگھ نے ایک بیان میں کہا۔ کہ عارضی حکومت اور وزارتی سکیم کے متعلق کانگرس اور سکھوں کی پوزیشن بالکل مختلف ہے۔ کانگرس نے مستقل مفاہمت کی تجاویز کو منظور کر کے صرف عارضی گورنمنٹ میں شمولیت سے انکار کیا ہے۔ لیکن سکھوں نے مستقل مفاہمت کی تجاویز کے خلاف بطور احتجاج عارضی حکومت کے متعلق وائسرائے کی دعوت کو نامنظور کیا ہے۔ کانگرس کے موجودہ بیانات سے معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ عنقریب عارضی حکومت میں بھی شامل ہو جائیں گی۔ لیکن سکھ ایسا ہرگز نہیں کر سکتے۔

لنڈن ۲۶ جون عرب لیگ کی طرف سے حکومت برطانیہ کو ایک یادداشت بھیجی گئی ہے۔ جس میں اینگلو امریکن سفارشات کی مذمت کرتے ہوئے کہا گیا ہے۔ کہ فلسطین کے مستقبل کے متعلق فلسطین کے عوام کو ہی فیصلہ کرنے کا حق حاصل ہے۔ اس معاملہ میں کسی بیرونی طاقت کو مداخلت نہیں کرنی چاہیئے۔

لنڈن ۲۶ جون۔ برطانوی پارلیمنٹ میں دریافت کیا گیا کہ ہندوستانی فوج کو قومی فوج بنا دینے کی صورت میں گورکھا فوج کی کیا پوزیشن ہوگی۔ اور اس کے برطانوی فوج کے ساتھ کیسے تعلقات ہوں گے۔ نائب وزیر ہند نے جواب میں کہا۔ کہ اس سوال کے سلسلے میں ہمدردانہ رویہ اختیار کیا جا سکتا ہے۔ لیکن سردست اس سوال کا قطعی جواب دینے سے میں قاصر ہوں۔

قاہرہ ۲۶ جون۔ مصری وفد پارٹی کے لیڈر اور مصر کے سابق وزیر اعظم نحاس پاشا نے مفتی اعظم فلسطین کے نام اپنے پیغام میں یہ یقین دلایا ہے۔ کہ ہم ان کی اپنی جانوں سے حفاظت کریں گے

دہلی ۲۶ جون۔ سردار پٹیل نواب بھوپال کی دعوت موصول ہونے پر ہوائی جہاز سے بھوپال جا رہے ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ نواب بھوپال آئین ساز اسمبلی میں ہندوستانی ریاستوں اور رعایا کی نمائندگی کے سوال پر سردار پٹیل سے بات چیت کریں گے۔

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کیا جائے۔

(ایڈیٹر)